سوال

(255) وضو میں اعضاء کو دو یا تین بار دھونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید وضو کرتا ہے کوئی اعضاء ایک بار اور کوئی تین بار اور کوئی دو بار دھوتا ہے اور نہ داڑھی کا خلال کرتا ہے اور نہ ہی پیروں کی انگلیوں کا خلال کرتا ہے اور پوچھنے پر کہتا ہے کہ اس طرح بھی وضوء کرنا جائز ہے۔ کیا اس طرح اس کا وضوء ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وضوء میں کوئی عضو ایک بار کوئی دو بار اور کوئی تین بار دھونے سے وضوء ہو جائے گا۔ انسان گناہ گار بھی نہیں ہو گا کیونکہ فرض ایک ایک بار دھونا ہے۔ دو دو بار یا تین تین بار دھونا فرض نہیں، صرف فضیلت یا زیادہ فضیلت سے محرومی اور ترکِ سنت والی بات ہے۔ البتہ وضوء میں داڑھی کا خلال نہ کرنا نیز ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال نہ کرنا جرم وگناہ ہے کیونکہ داڑھی کا خلال اور ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال فرائض وضوء میں شامل ہیں۔

عبداللہ بن زید فرماتے ہیں: بلاشبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضوء کیا تو چہرے کو تین بار اور ہاتھوں کو دو دو بار دھویا اور سر کا مسح کیا۔ (مسلم، کتاب الطھارۃ، باب آخر فی صفۃ الوضوء، ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب فیمن یتوضأ بعض وضوءہ مرتین وبعضہ ثلاثاً، صحیح ابی داوٗد: ۱۰۹)

امام ترمذی فرماتے ہیں: اس حدیث کے علاوہ دوسری حدیث میں مذکور ہے کہ نبی اکرم a نے وضوء کرتے وقت بعض اعضاء کو ایک ایک بار اور بعض کو تین تین بار دھویا۔ (ترمذی، الطھارۃ، باب ماجاء فی تخلیل اللحیۃ، ترمذی الطھارۃ، باب فی تخلیل الاصابع، ابن ماجہ، الطھارۃ، باب تخلیل الاصابع)

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد02

محدث فتویٰ